امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کی اسلام آباد میں ایم کیو ایم کے رہنماؤں سے ملاقات

عوام نے ایم کیو ایم کو جو بھاری مینڈیٹ دیا ہے ہم اس پر ایم کیو ایم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن

امریکہ تمام منتخب جماعتوں کے مینڈیٹ کا احترام کرتا ہے اور تمام جمہوری قوتوں کے ساتھ ملکر کام کرنا چاہتا ہے۔امریکی سفیر

امریکی سفیر کی متحدہ قومی موومنٹ کے رہنماؤں سے ملاقات کے بعد میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو

جس طرح ایم کیو ایم نے تمام سیاسی جماعتوں کے مینڈیٹ کو تسلیم کیا ہے اسی طرح تمام سیاسی جماعتوں کو بھی ایم کیو ایم کے مینڈیٹ کو تسلیم کرنا چاہیے۔ڈاکٹر فاروق ستار

اسلام آباد۔۔۔26، فروری2008ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے رہنما ڈاکٹر فاروق ستار اور دیگر رہنماؤں کی آج امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن سے ملاقات ہوئی۔ملاقات میں ایم کیو ایم کے نومنتخب اراکین قومی اسمبلی حیدر عباس رضوی، اقبال محمد علی، عبدالوسیم اور رکن سندھ اسمبلی رضا ہارون بھی ڈاکٹر فاروق ستار کے ہمراہ تھے جبکہ ملاقات میں امریکی سفیر کے ساتھ انکے پولیٹیکل آفیسر ٹیری گونزالیز (TERRY GONZALEZ) اور امریکی سفیر کی پریس اتاشی ڈاکٹر ایلزبتھ کالٹن (DR ELIZABETH KALLTON) بھی موجود تھیں۔ملاقات میں عام انتخابات، ملک کی سیاسی صورتحال، حکومت سازی، ملک میں سیاسی استحکام اور باہمی دلچسپی کے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔امریکی سفیر نے امریکی حکومت کی جانب سے ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین اور ایم کیو ایم کے تمام نومنتخب اراکین اسمبلی انتخابات میں بھاری اکثریت سے کامیابی پر مبارکباد پیش کی اور ملک میں سیاسی استحکام اور جمہوریت کے فروغ کے سلسلے میں ایم کیو ایم کے کردار کی تعریف کی اور اس ضمن میں ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین کے مثبت بیانات اور کاوشوں کو بھی سراہا۔ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے کہا کہ انتخابات میں عوام نے ایم کیو ایم کو جو بھاری مینڈیٹ دیا ہے ہم اس پر ایم کیو ایم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ امریکہ تمام منتخب جماعتوں کے مینڈیٹ کا احترام کرتا ہے اور وہ پاکستان میں سیاسی استحکام کیلئے تمام جمہوری قوتوں کے ساتھ ملکر کام کرنا چاہتا ہے۔اس موقع پر ایم کیو ایم کے ڈپٹی کنوینر ڈاکٹر فاروق ستار نے میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح ایم کیو ایم نے تمام سیاسی جماعتوں کے مینڈیٹ کو تسلیم کیا ہے اسی طرح تمام سیاسی جماعتوں کو بھی جمہوری اصولوں کے تحت ایم کیو ایم کو حاصل ہونے والے مینڈیٹ کو تسلیم کرنا چاہیے اور اس کا احترام کرنا چاہیے۔

اہم نکات پر سب مل کر مثبت انداز میں کام کریں تو ملک کو آگے کی طرف لے جایا جاسکتا ہے،عمران فاروق

کے ٹی این ٹی وی کو انٹرویو

کراچی۔۔۔26، فروری2008ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے کنوینر ڈاکٹر عمران فاروق نے کہا ہے کہ ملک نازک صورتحال سے گزر رہا ہے اسے اندرونی اور بیرونی طور پر کئی چیلنجز کا سامنا ہے، صوبائی خودمختاری، مہنگائی، پانی اور بجلی ایسے مسائل ہیں جسے کوئی جماعت تنہا طور پر حل نہیں کرسکتی۔بے شک اختلافات سیاسی و مذہبی جماعتوں میں ہوتے ہیں لیکن اگر اہم نکات پر سب مل کر مثبت انداز میں کام کریں تو ملک کو آگے کی طرف لے جایا جاسکتا ہے خواہ کوئی جماعت حکومت میں ہو۔یا نہ ہو۔ایم کیو ایم اگر اپوزیشن میں بیٹھی تو ایسا کر کے بھی دکھائے گی۔ملک کی خدمت کیلئے حکومت میں رہنا کوئی ایسا ضروری بھی نہیں ہے۔گذشتہ روز ایک نجی ٹیلویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام سیاسی و مذہبی جماعتیں منفی راستہ اختیار کرنے کے بجائے تعاون اور افہام وتفہیم کا راستہ اختیار کریں تو اس میں ہم سب کی بھلائی ہے۔انہوں نے کہا کہ 60 سال سے سب ہی کہہ رہے ہیں کہ ملک کی نازک صورتحال ہے لیکن ہماری سیاسی و مذہبی جماعتوں نے کبھی بیٹھ کر ملک کے اہم مسائل کے بارے میں نہیں سوچا۔بات یہ نہیں کہ حکومت میں کوئی ہو یا نہ ہو حکومت سے باہر رہ کر بھی ملک کی بحالی کیلئے کام کیا جاسکتا ہے، ماضی میں جب ہم مخلوط حکومت میں شامل تھے تو اس وقت بھی ایم کیو ایم کا موقف تھا کہ حکومت سے باہر کی جماعتیں مثبت رویہ اختیار کریں اور افہام وتفہیم کے ساتھ ملک کو آگے لے جائیں اگر کوئی حکومت اچھا کام کریں تو اس کی نہ صرف تعریف کرنی چاہیے بلکہ اس کے ساتھ تعاون بھی کرنا چاہیے اگر ایم کیو ایم اپوزیشن میں بیٹھے گی تو ایسا ہوتا بھی دیکھا جائے گا۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ انتخابی مہم سے قبل اور بعد میں جناب الطاف حسین نے کارکنوں نے اجتماع سے خطاب کیا تو انہوں نے یہی بات کہی کہ سب سیاسی و مذہبی جماعتیں ایک دوسرے کو تسلیم کریں انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی، مسلم لیگ اور اے این پی کے سربراہوں کو انکی انتخابی کامیابی پر نام لے کر مبارکبادی اور اس کے دوسرے روز ہی نواز شریف نے بیان دیا کہ وہ ایم کیو ایم سے بات نہیں کریں گے وہ ایم کیو ایم کو نہیں مانتے اگر اخبارات دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ

مختلف سیاسی رہنماؤں اور دیگر سیاسی حلقوں نے ایم کیو ایم کے خلاف میڈیا میں یہ مہم شروع کردی کہ ایم کیو ایم کو نہیں مانتے اور اس سے بات نہیں ہوسکتی ہے ایم کیو ایم کو بھی لاکھوں عوام نے ووٹ دیا اُسے تنہاء کرنے کی کیوں کوشش کی جارہی ہے اگر سندھ کو آگے کی طرف لے جانا ہے اور سب کو مل کر ساتھ چلنا ہے تو حکومت میں رہنے یا نہیں رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اپوزیشن میں رہ کر بھی ملک کی خدمت کی جاسکتی ہے تاہم اس کیلئے ایک دوسرے کو تسلیم کرنا ہوگا۔ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر عمران فاروق نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے لوگوں نے ایم کیو ایم کے خلاف جو بیانات دیے وہ ریکارڈ پر موجود ہیں ہمیں سندھ کی فضاء کو بہتر بنانا چاہیے یہی عمل سندھ اور ملک کے مفاد میں ہیں۔انہوں نے کہا کہ مذاکرات کے سلسلے میں کوئی رسمی رابطہ پیپلز پارٹی سے نہیں ہوا ماضی میں غیر رسمی رابطے رہے ہیں تاہم مذاکرات کے حوالے سے پیپلز پارٹی سے کوئی رابطہ نہیں ہے یہ سوال غیر ضروری ہے کہ ہم حکومت میں ہوں یا اپوزیشن میں اگر اچھے تعلقات ہوں ایک دوسرے کا باہمی احترام ہو عوام کے ووٹوں کی قدر کی جائے تو اپوزیشن میں رہ کر بھی کام کیا جاسکتا ہے۔پیپلز پارٹی سندھ اور پاکستان کے مفاد میں ہے کہ آپس میں معاملات اور تعلقات اچھے رہیں ایم کیو ایم اپنا کردار اپوزیشن میں رہتے ہوئے بھی مثبت انداز میں ادا کرے گی۔انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اکثریتی جماعت ہے سندھ کے علاوہ مرکز میں بھی اس کی زیادہ سیٹیں ہیں وہ حکومت بنانے کی پوزیشن میں بھی ہے اور اسی کے پاس فیصلے کرنے کا اختیار ہے حکومت سازی کے حوالے سے اُسے فیصلے خود کرنے ہیں۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد جب گورنر بن رہے تھے تو انہوں نے پارٹی سے استعفیٰ دے دیا تھا گورنر صدر کا نمائندہ ہوتا ہے اب یہ صدر کی صوابدید پر ہے کہ وہ ان کو رکھنا چاہتے ہیں یا ہٹانا چاہتے ہیں۔اگر ایم کیو ایم اپوزیشن میں رہتی ہے تو یہ فیصلہ گورنر کو خود کرنا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں ان پر ایم کیو ایم کا تنظیمی دباؤ پہلے بھی نہیں تھا اور اب بھی نہیں ہے اگر صدر اور پیپلز پارٹی کے درمیان بات ہوتی ہے تو عشرت العباد کے گورنر رہنے یا نہ رہنے کا معاملہ بھی ان کے درمیان طے ہوگا۔انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ہم نظام کے بجائے شخصیات کی بات کرتے ہیں کہ اگر موجودہ صدر ہٹ جائے اور دوسرا صدر آجائے تو کیا ملک میں جاری نظام ختم ہوجائے گا کیا پارلیمنٹ خودمختار ہوجائے گی ،کیا ملک سے جاگیردارانہ نظام ختم ہوجائے گا یا یہ کہ فوج کی مداخلت ختم ہوجائے گی ہم ماضی میں شخصیات بدلتے رہے اور حالات وہیں کے وہیں رہے اگر ہم آج بھی ملک کی حقیقی مسائل پر آجائیں اور مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرتے ہوئے ملک کو آگے کی طرف لے جائیں تو زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ایک سوال کے جواب میں۔انہوں نے کہا کہ کیا ہم واقعتاً یہ سمجھتے ہیں کہ 3 نومبر کا اقدام فردِ واحد نے کیا تھا کیا اس کے پیچھے ان کا پورا ادارہ اور اسٹیبلشمنٹ نہیں تھی؟ اصل بات یہ ہے کہ ہم اپنے عوام کی تربیت نہیں کررہے ہیں اور نہ ہی اپنے عوام کو اصل وجوہات بتارہے ہیں انہوں نے کہا کہ عدالتوں میں بھی صرف شخصیات کی بات ہورہی ہے کہ فلاں کو بحال کردو فلاں کو بحال کردو افتخار چوہدری صاحب نے بھی 1999ء میں پی سی او کے تحت حلف لیا تھا تو ان کا پی سی او کیسے جائز ہوگیا اور موجودہ ججز کا پی سی او کیسے ناجائز ہے؟ ایم کیو ایم آزاد اور بااختیار عدلیہ چاہتی ہے انہوں نے سوال کیا کہ جب افتخار چوہدری چیف جسٹس تھے تو کیا پاکستان میں انصاف کے دریا بہہ رہے تھے ہمیں سسٹم ٹھیک کرنے کی بات کرنا چاہیے شخصیات کی نہیں۔1999ء میں جب جنرل مشرف نے حکومت سنبھالی تھی تو انہوں نے پی سی او کے تحت ججوں کو حلف اٹھانے کو کہا تھا تو جس پر بہت سارے ججوں نے انکار کردیا تھا بعد میں ان ججوں کو مستعفی ہونے پر مجبور ہونا پڑا جو لوگ صرف جسٹس افتخار کو بحال کرانا چاہتے ہیں وہ ان ججوں کو بحال کرنے کی بات کیوں نہیں کرتے جنہوں نے 1999ء میں پی سی او کے تحت حلف اُٹھانے سے انکار کردیا تھا بحالی کیلئے سب سے زیادہ یہی ججز حقدار ہیں انہوں نے کہا کہ آصف زرداری سے الطاف حسین کی پچیس سے تیس منٹ تک مثبت بات ہوئی 19 اکتوبر کو بم دھماکے کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو سے بھی خوشگوار بات چیت ہوئی لیکن پیپلز پارٹی کے بعض اچھے خاصے ذمہ دار رہنما بھی ایم کیو ایم کے خلاف منفی بیانات دے رہے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ موجودہ صورتحال میں افہام و تفہیم سے کام لیا جائے ایک دوسرے کو تسلیم کیا جائے تاکہ انتقال اقتدار کا مرحلہ خوش اسلوبی سے طے ہو۔نئی حکومت ملک وقوم کی بہتری کیلئے اپنا کام شروع کرے۔

حزب اختلاف میں رہتے ہوئے آئندہ حکومت کے مثبت اقدامات کی بھرپور حمایت کریں گے، سلیم شہزاد، آصف صدیقی

ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کو مرکز اور سندھ میں حکومت بنانے اور عوام کی خدمت کا موقع دیا جائے

ایم کیو ایم کے آئندہ کے لائحہ عمل کا حتمی فیصلہ رابطہ کمیٹی کے مشترکہ اجلاس میں کیا جائے گا

لندن۔۔۔26،فروری 2008ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے ارکان سلیم شہزاد اور آصف صدیقی نے کہا ہے کہ متحدہ قومی موومنٹ ملک میں جمہوریت کے فروغ کیلئے حزب اختلاف کا مثبت کردار ادا کرتے ہوئے آئندہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مثبت اقدامات کی بھرپور حمایت کرے گی۔ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ نے گزشتہ پانچ سالہ مخلوط حکومت کے دور میں صوبہ سندھ اور صوبے کے عوام کی حتی المقدور عملی خدمت کی ہے بالخصوص کراچی میں حق پرست قیادت نے جس طرح دن رات عوام کی خدمت کی ہے اور شہر میں ترقیاتی کام کروائے ہیں انہیں دنیا بھر میں سراہا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم نے اقتدار میں رہتے ہوئے عوام کی عملی خدمت کی ہے

اور ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کو مرکز اور سندھ میں حکومت بنانے اور عوام کی خدمت کا موقع دیا جائے تاہم ایم کیو ایم کے آئندہ کے لائحہ عمل کا حتمی فیصلہ رابطہ کمیٹی کے مشترکہ اجلاس میں کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر رابطہ کمیٹی کے اجلاس میں اپوزیشن میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا گیا تو متحدہ قومی موومنٹ اپوزیشن میں رہتے ہوئے آئندہ حکومت کی وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مثبت اقدامات کی بھرپور حمایت کرے گی اور ملک میں سیاسی استحکام، جمہوریت کے فروغ، جمہوری اداروں کو مستحکم بنانے، ہر قسم کی دہشت گردی اور مذہبی انتہاء پسندی کے خاتمے، ملک میں معاشی ترقی، امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے اور عوام کے بنیادی مسائل کے حل سمیت حکومت کے ہر مثبت اقدامات کی بھرپور حمایت کرے گی۔

ایم کیو ایم نے انتخابات میں ریکارڈ تعداد میں ووٹ حاصل کرکے اپنی عوامی مقبولیت کو ایک مرتبہ پھر ثابت کردیا ہے، ایم کیو ایم بلوچستان

کوئٹہ۔۔۔26، فروری 2008ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ بلوچستان کے انچارج محمد یوسف شاہوانی وارا کین صوبائی کمیٹی نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم نے حالیہ انتخابات میں ریکارڈ تعداد میں ووٹ حاصل کرکے اپنی عوامی مقبولیت کو ایک مرتبہ پھر ثابت کردیا ہے اور اپنے ہی قائم کردہ ماضی کے ریکارڈ توڑ ڈالے ہیں۔ اپنے مشترکہ بیان میں بلوچستان کی آرگنائزنگ کمیٹی کے اراکین نے کہا کہ ایم کیو ایم ایک حقیقت بن چکی ہے اور قومی دھارے میں اس کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے ایم کیو ایم کے نومنتخب اراکین قومی وصوبائی اسمبلی کی بھاری اکثریت سے کامیابی پر قائد تحریک جناب الطاف حسین اور کارکنان کو دلی مبارکباد پیش کی اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ حق پرست کی جدوجہد تمام تر کٹھن اور مشکل حالات کے باوجود جاری رکھی جائے گی۔

ترقی وخوشحالی کے سفر کو جاری رکھنے کیلئے عوام نے حق پرستوں کو بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا ہے

کراچی۔۔26 فروری 2008ء۔۔۔الیکشن 2008ء میں متحدہ قومی موومنٹ کے نامزد امیدواروں کی شاندار کامیابی پر دنیا بھر سے تہنیتی پیغامات کا سلسلہ بدستور جاری ہے یہ پیغامات ایم کیو ایم کے مرکز نائن زیرو کراچی اور انٹرنیشنل سیکریٹریٹ لندن میں بذریعہ ای میل، فیکس، ٹیلی فون اور پوسٹ کے ذریعے موصول ہورہے ہیں۔ پیغامات ارسال کرنے والوں میں تاجر برادری، دانشوروں، پروفیسرز، شعرا کرام، انجینئرز، ڈاکٹرز، وکلاء اسکالرز، مختلف سیاسی وسماجی تنظیموں، ایسوسی ایشنز اور معروف شخصیات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ پیغامات میں کہا گیا ہے کہ عام انتخابات 2008ء میں متحدہ قومی موومنٹ کے مینڈیٹ میں واضح اضافہ ہوا ہے اور تمام قومیتوں اور برادریوں کے عوام نے ترقی وخوشحالی کے سفر کو جاری رکھنے کیلئے حق پرستوں کو بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ پانچ سالہ دور میں حق پرست نمائندوں کی کارکردگی سے دنیا واقف ہوچکی ہے اور حق پرست قیادت کے تعمیری اور ترقیاتی کاموں کو عوام جاری دیکھنا چاہتے ہیں اور اس تسلسل کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عوام نے عام انتخابات میں حق پرستوں کو بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا ہے۔ تہنیتی پیغامات میں حق پرستانہ فکر وفلسفہ کی ترقی اور قائد تحریک جناب الطاف حسین کی درازی عمر وصحت کیلئے دعائیں بھی کی گئیں۔ پیغامات ارسال کرنے والوں میں کراچی سے انٹرنیشنل کرسچن الائنس کے پاسٹر عرفان ڈین، آل پاکستان ٹیکسٹائل پروسسنگ ملز ایسوسی ایشن کے چیرمین انیس موتی والا، محمد ذیام خان، نجم، صلاح الدین قریشی، انجم ناز، محمد جاوید، پرویز احمد، راحیلہ صاحبہ، محمد اسلم، تسلیم احمد، عبدالقادر، محمد جمیل، اختر حسین گلنار قیصر، خالد حسین، سہیل احمد، عقیلہ بانو، معظم علی، محترمہ رخسانہ، محترمہ الیاس قریشی، محترمہ شاہین، انجمن صاحبہ، طلحہٰ، حاجی نظام الدین، لندن سے پروفیسر قاضی واسع، ساجد ایڈووکیٹ، ڈاکٹر اسداللہ، فیاض احمد، جمال احمد، نقوی صاحب حیدرآباد ٹنڈو الہ محمد سے محمد وجاہت قریشی، عبدالفتح میمن، ٹنڈو آدم محمد رضوان کھوکھر، محمد ارشاد ملک، نیویارک سے انیس صدیقی متحدہ عرب امارات سے رضا، نواب شاہ سے عبدالستار، حاجی جمن، لاہور سے چوہدری الیاس، رانا فاروق، مجاہد، محمد اسلم، اختر زماں، محترمہ جہاں آراء، نورجہاں صاحبہ، شمیم اختر، خورشید پرویز ملک، نوید افتخار اور سید نوید حسین شامل ہیں۔

ایم کیو ایم فیڈرل بی ایریا سیکٹر کے کارکن سے رابطہ کمیٹی کا اظہار تعزیت

کراچی۔۔۔26، فروری 2008ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی نے ایم کیو ایم فیڈرل بی ایریا سیکٹر یونٹ 168 کے کارکن شجاع الدین صدیقی کے والد ضیاء الدین احمد صدیقی کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ ایک تعزیتی بیان میں رابطہ کمیٹی نے مرحوم کے تمام سوگوار لواحقین سے دلی تعزیت وہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں صبر کی تلقین کی۔ رابطہ کمیٹی نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سوگواران کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا کرے۔

☆☆☆☆☆